

کیا درود شریف مرن

اہم ہے

منجانب: حافظ محمد عابد زاہدی
فاروق کالونی سرگودھا

مدیر برائے ایصالِ ثواب،
عزیز محمد آفتاب عابد شہید
جو ایک فوجی جنرل کی تیز رفتاری کا
شکار ہو گیا۔
تایخ شہادت: ۲۰ ربیع الاول
۱۴۱۳ ہجری ۱۹ ستمبر ۱۹۹۲ء

منجانب:

شعبہ نشر و اشاعت مجلس الدعوة الاسلامیہ بجا بڑہ شریف
تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

Click For More Books

مینارِ نور

۲

سرگودھا اور گجرات کے دور افتادہ اور جہالت زدہ سنگم پر سڑھے
گیاہ کنال اراضی پر محیط عظیم عمارت، جو کہ عالیشان مسجد، لائبریری، دارالافتاء،
۲۰ کمرے رائلٹی، تدریسی خانہ، دوسبزہ زار ایک وسیع کھیل کا
میدان پر مشتمل ضیاء العلوم جامعہ شمسیدہ رضویہ (بھاڑھ)
حفظ و ناظرہ، تجوید و قرأت، درس نظامی، السنہ شرقیہ (ادیب عالم
و ناضل عربی و فارسی وغیرہ) کے ساتھ ساتھ ضروری دنیاوی تعلیم کے
شعبہ جات میں قریباً ساڑھے چھ صد طلبہ و طالبات (مقامی و غیر مقامی مع
براہنچہ) کو ۲۲ معلمات و معلمات کی نگرانی میں زیورِ تعلیم سے آراستہ
دہراستہ کر رہا ہے۔ جس کے سالانہ تعلیمی، رائلٹی، انتظامی و دیگر
اخراجات تین لاکھ روپے سے متجاوز ہیں۔

جامعہ زیر تکمیل منصوبہ جات اور روزمرہ ضروریات کو پورا کرنے کھیلے صاف
استطاعت احباب کے تعاون کی ضرورت ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کیا درود شریف صرف براہمی ہے

موجودہ پُر فتن دور میں جس طرح کئی دیگر ایسے مسائل میں اختلاف کیا جا رہا ہے اور ان کو ناجائز اور حرام کہا جا رہا ہے جن پر آج تک پوری اُمت مسلمہ کا اتفاق رہا ہے بلکہ قرآن و احادیث سے واضح طور پر ثابت ہیں مثلاً حیاتِ انبیاء علیہ السلام وغیرہ۔ اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام پر درود سلام مختلف الفاظ مختلف صیغوں "اللّٰهُمَّ" یا لفظ "یا" سے پیش کرنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات سے لے کر آج تک کسی نے منع نہیں کیا اور نہ ہی کسی کسی لفظ کے جواز میں شک ہوا۔ مگر شومی قیمت کہ موجودہ دور میں قرآن، احادیث اور اکابرین اُمت کے فرمودات بلکہ اپنے اکابرین کے اقوال سے بھی نظر منہ کر کے صرف منع ہی نہیں کیا جا رہا بلکہ اکثر الفاظ کے ساتھ پڑھنے کو ترک تک کہا جا رہا ہے، اقبال نے شاید اسی پر اسلوباً تے ہوئے فرمایا ۵

کے خیر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے ۶ فقہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیش

بہر حال ہم اہل سنت و الجماعت کا نظریہ یہ ہے کہ درود شریف کے لئے کوئی لفظ کوئی زبان، کوئی صیغہ اور کوئی فقرہ مقرر نہیں، بلکہ جس زبان میں اور جس لفظ سے کوئی چاہے اپنے آقا کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کر سکتا ہے البتہ اس میں صلوة، سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور آپ کی آل اطہار کا ذکر ضروری ہے ان میں سے کسی ایک تجز کو بھی کم کرے گا تو درود شریف مکمل نہیں ہوگا۔ بلکہ مکروہ یا کم از کم خلاف اولیٰ ضروری ہوگا۔ مزید بہتر ہے کہ دیگر انبیاء کرام علیہ السلام اور ان کی آل و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر بھی آجئے۔



Click For More Books

آئیے! پہلے سب سے پختہ اور اعلیٰ دلیل یعنی قرآن مجید کی طرف رجوع کریں۔
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر، اے ایسا نڈر! تم بھی ان پر صلوٰۃ یعنی درود اور خوب سلام پیش کرو، قرآن پاک کی اس آیت کریمہ سے اس بحث سے متعلقہ دو مسائل ثابت ہوئے۔
مسئلہ ۱: کہ اس آیت مقدس میں دو چیزوں کا حکم ہے،

۱۔ صلوٰۃ ۲۔ سلام

اب اگر کوئی صاحب صرف ایک پر عمل کرے گا تو ظاہر ہے کہ بعض حکم پر عمل ہوگا نہ کہ کُل پر اور بعض حکم پر عمل کرنے اور بعض پر عمل نہ کرنے کے متعلق قرآن کہتا ہے
”أَفَتُمْنُونُ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضِ ط
اے یہودیو! کیا تم بعض کتاب پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو یعنی ہرگز
ایسا نہ کرو! اطمینان قلب کے لئے چند ایک حوالہ جت عرض کئے دیتا ہوں

۱۔ تفسیر صادی جلد ۴ ص ۲۳۹ اسی آیت مقدسہ کی تفسیر میں فرمایا ”اے اَجْمَعُوا بَيْنَ
الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ، یعنی صلوٰۃ و سلام دونوں کو جمع کرو

۲۔ فتاویٰ حدیثیہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۲ پر ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے
ابن مہام رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمایا کہ تصدیق بھی کی کہ آقا درود عالم صلی اللہ علیہ وسلم
پر صلوٰۃ کی جامع ترین صورت و کیفیت یہ ہے فرمایا،

”أَجْمَعُ كَيْفِيَّاتِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ صَلِّ أَبَدًا أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
وَرَسُولِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَبِ تَسْلِيمًا وَزِدْهُ شَرَفًا وَتَكَرُّمًا
وَآنِزْ لَكَ الْمَازِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ انْقِيَا مَاتِ (انتہی) کیونکہ اس
میں صلوٰۃ و سلام آپ کی آل اک کا ذکر لفظ سید لفظ عبد وغیرہ نام کا ذکر ہے

Click For More Books

جو کہ تمام درود میں متفرق طور پر ذکر کئے گئے ہیں۔ ۱

۳۔ نشر الطیب ص ۱۸ مصنف مولوی اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی، اگر درود شریف کے کسی صیفہ میں صلوٰۃ سلام دونوں جمع ہوں تو اس کے ایک بار پڑھنے سے (۲۰) بیس غنائیں حق تعالیٰ کی ہوتی ہیں شَلَّا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَهَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا وَهَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

۴۔ راحت القلوب ترجمہ جذب القلوب الی ديار المحبوب ص ۲۸ پر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ” جو درود شریف سلام کے ذکر سے خالی ہو اس میں یہ کلمہ ملائے السَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اس لئے کہ طلوٰۃ کا ذکر بغیر سلام کے اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے، یہ مسئلہ ماخوذ ہے اللہ کے فرمان یَا اَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا سے۔ اگرچہ بعض علماء کو اس کی کراہت میں کلام ہے لیکن خلافِ ادلیٰ ہونا متفق علیہ ہے۔

اگر کوئی صاحب سوال کرے کہ جناب سنجاری جلد ۲ ص ۱۵۷ اور شکوٰۃ ص ۸۷ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے سوال کے جواب میں جو الفاظ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائے ان میں تو سلام کا کہیں ذکر نہیں تو اس کا جواب شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے ہی سماعت فرمائیں، فرماتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا تذکرہ جو بعض درودوں میں سلام کے ساتھ نہیں فرمایا ہے وہ اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کے جاننے والے تھے جیسا کہ حدیث شریف یعنی بعینہ سائل کی حدیث، جن کے پورے الفاظ آگے آئیں گے، میں آیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کی ایک جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سیکھ لیا اس سے مراد وہ سلام ہے جو تشہد میں پڑھتے ہیں، اب آپ پر صلوٰۃ کس طرح بھیجیں آپ نے فرمایا ” اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ

(راحت القلوب ترجمہ جذب القلوب ص ۲۸۱)

آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے ارشاد مبارک سے دلیل لاتا ہوں۔

وہ شایہ کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

کتاب الصلوٰۃ والسلام ترجمہ جلاء الافہام مصنفہ ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ ص ۱۸۱

یہ بات قابل توجہ ہے کہ ابن قیم ایک مشہور محدث سخت قسم کے برج قح کرنے والے بلکہ حد سے بڑھ جانے والے ہیں ملاحظہ ہو مدارج جلد اول ص ۲۶۹، فرمایا ابن جوزی مفرط است در حکم و رفع بر احادیث باوجود اس کے وہ درج ذیل حدیث شریف ذکر فرماتے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں فرماتے۔

فرماتے ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہو "اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ ثُمَّ تَسْلِمُوْنَ عَلٰی"۔

اور مشہور حدیث یہ ہے کہ جب ایک متن میں ایک قید نہیں اور دوسری میں ہے لہٰذا راجع ثقف ہو تو اس پہلی میں بھی قید معتبر ہوگی۔ دیکھیں کتب اصول حدیث مثلاً شرح نخبۃ الفکر وغیرہ اور کتب اصول فقہ۔

مسئلہ ۲۔ جو اس آیت مقدمہ سے واضح ہوا وہ یہ ہے کہ قرآن پاک کے لحاظ

سے صلوٰۃ و سلام کا کوئی لفظ یا صیغہ خاص نہیں، اگر کسی صاحب کے

نزدیک از روئے قرآن پاک کوئی لفظ خاص ہے تو زرا کمر ہمت باندھے اور ثابت کرے کہ آیت کے اس حصہ سے فلاں صیغہ کی تحفیں ثابت ہے، بالخصوص وہ حضرات جو محض زبانی قرآن اور صرف قرآن کی دھڑ لگاتے ہیں کہ تَفْلِحُوا اِذَا اَبَدْنَا یعنی کہیں بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونگے، بلکہ آئیے ہم ثابت کرتے ہیں کہ قرآن پاک کی اس آیت سے ہر لفظ کی اجازت ثابت ہے

دیکھئے اصول فقہ کی سب سے ابتدائی کتاب اصول شاشی صفحہ ۵۲ مکتبہ محمد سعید

Click For More Books

کراچی اور دوسرے نمبر پر پڑھائی جانے والی مشہور زانہ کتاب سُور الانوار ص ۸۳ پر لکھا کہ جس آیت میں کوئی قید نہیں وہ اپنے اطلاق پر جاری رہے گی۔ شاش کے الفاظ یہ ہیں۔ بَلِ الْمُطَلَّاقُ يَجْزِي عَلَى إِخْلَاقِهِ اور نور الانوار کے الفاظ یہ ہیں اِنَّ الْمُطَلَّاقَ يَجْزِي عَلَى اِطْلَاقِهِ بیشک مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہے گا۔ اس پر کس لفظ یا وقت یا جگہ کی قید لگانا جائز نہیں۔

دیکھیں ہدایہ جلد نمبر ۸ ص ۸۷ اصول شاشی ص ۲۱ اصول شاش کی عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

اِذَا اَمَكَنَّ اَلْعَمَلُ بِاِخْلَاقِهِ فَالْزِيَادَةُ عَلَيْهِ بِحَبْرِ اَوْ اَحَدٍ وَّالْقِيَاسُ لَا يَجُوزُ۔ قرآن پاک کے مطلق حکم پر جب عمل ممکن ہو تو خبر واحد یا قیاس سے زیادتی جائز نہیں کیونکہ زیادتی نسخ ہے۔ سہامی ص ۷۲ اور ص ۸۹ اور نسخ خبر واحد اور قیاس سے جائز نہیں جیسا کہ ابھی گزرا۔

سوال قرآن پاک میں اگر چیز ہی سہی مگر حدیث بخاری جلد ۲ ص ۲۵۵۔ مسلم جلد نمبر ۱ ص ۱۸۷ مشکوٰۃ ص ۸۷ و دیگر کتب حدیث میں موجود ہے۔ بخاری کے الفاظ یہ ہیں کہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ السَّلَوةُ (ترجمہ) سلام تو ہم نے پہچان لیا لیکن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملو کیسے پیش کریں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

تو ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الفاظ بھی خاص کر دیئے ہیں اور اس میں بھی سلام نہیں تو آپ کی دونوں باتیں غلط ہو گئیں۔

(نوٹ) لفظ سلام کی تحقیق اور اس کے نہ ہونے کی پہلے راحت القلوب کے حوالے سے گزر چکی۔ سنید آگے آئے گی۔ ابھی الفاظ کے خاص ہونے

[Click For More Books](#)

کی بحث کی جاتی ہے۔

جواب ۱۔ حضور سوال تو یہ تھا کہ قرآن سے خاص لفظ دکھاؤ۔ مگر جناب آگئے۔ حدیث کی طرف تو ثابت ہو گیا کہ قرآن کے لحاظ سے کوئی لفظ خاص نہیں۔

جواب ۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف یہی الفاظ نہیں فرمائے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صرف یہی الفاظ ہمیشہ پڑھے بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خود کئی الفاظ ارشاد فرمائے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کئی اور پڑھے۔ بلکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو ہمیشہ درود پڑھتے تھے۔ حالانکہ اگر یہی الفاظ خاص ہوتے تو اور کوئی لفظ نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پڑھتے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں تین مختلف الفاظ سے درود، بخاری شریف میں دو۔ ابوداؤد میں چھ مستدرک میں ۲، بیہقی میں تین چار نشر الطیب میں ۲۵۔ جذب القلوب میں ۱۳ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ورنہ اکابرین سے اور بھی ہیں۔ اور شفاء السقام میں ۴۷ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور سات مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور چار حسن بصری رحمۃ اللہ سے یعنی کل ۵۸ درود پاک ذکر فرمائے۔ بعض میں نہ تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے اور نہ ہی آپ کی آل کا۔

مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ شَفَاء السَّامِ اور بعض میں اَللّٰهُمَّ كَافِلُكُمْ بِمَنْ جَاءَ بِسْمِ اللَّهِ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔

نشر الطیب ص ۲۰۲۔ تبلیغی نصاب ص ۴۵۔

تو معلوم ہوا کہ درود شریف کا کوئی لفظ معین نہیں۔ مزید تسلی کے لئے سماعت فرمائیں تفسیر صادی جلد ۳ ص ۲۳۹ پر فرمایا۔ وَمِنْ صَلَوةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرَةٌ لَا تُحْصَى۔ کہ آپ پر درود کے الفاظ بہت ہیں۔ بلکہ غیر محدود و غیر محصور ہیں آگے فرمایا۔ وَمَنْ تَمَسَّكَ بِأَيِّ صِيغَةٍ مِنْهَا حَصَلَ لَهُ الْخَيْرُ الْعَظِيمُ۔

Click For More Books

اور جس صیغہ سے بھی جو تمک کرے، یعنی پڑھے تو اس کو غیر عظیم حاصل ہوگی تبلیغی
نصاب میں پر لکھا ہے کہ کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔

سوال ۲۔ مانا کہ تمام درود ثابت اور جائز ہیں مگر سب سے افضل تو یہی ہے نا
جواب۔ اول تو اس میں بھی اختلاف ہے کہ کون سا درود افضل ہے دیکھیں

راحت القلوب ص ۲۸۲۔ فرمایا اس میں دس قول ہیں

قول اول: بہترین درود وہ ہے جو ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔

قول ثانی: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ كُتْمَا ذِكْرَةَ الْذَاكِرُوْنَ وَ
كُتْمَا سَهَى عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ۔

قول ثالث: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ

قول رابع: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ

قول خامس: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ صَلَوَتِكَ عَلَیْكَ
معلوماتیک

قول سادس: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَوْفِيِّ وَعَلٰی كُلِّ نَسَبٍ

وَمَلَکٍ وَّلِیٍّ عَدَدَ کَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ ۝

قول سابع: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدُکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُولِکَ

النَّبِیِّ الْاَوْفِيِّ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضٰی

نَفْسِکَ وَزِیْنَةِ عَرْشِکَ وَمِیْدَادِ کَلِمَاتِکَ۔

قول ثامن: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً دَائِمَةً بِدَ وَاَمَلِکَ

قول تاسع: اَللّٰهُمَّ بَارِکْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔۔۔

قول عاشر: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِہٖ اِمَهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَذُرِّیَّتِہٖ وَاهْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیْدٌ

ثانیاً بر سبیل تسلیم درود ابراہیمی کے پڑھنے کا حکم اور افضلیت صرف نماز
میں ہے۔ اگر نماز سے باہر پڑھیں تو اس کے ساتھ لفظ سلام ملانا ہوگا تاکہ

[Click For More Books](#)

قرآن پاک کے دونوں حکموں پر عمل ہو۔

آئیے پہلے احادیث پاک کی روشنی میں یہ دیکھیں کہ کیا واقعی حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بیان صرف نماز میں ہے۔ تو دیکھیں حدیث ۱۔ تبلیغی نصاب ص ۳ بحوالہ مسند احمد اور جلاء الامضاء مصنفہ بشیر بن سعد کے سوال میں جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا۔ یہ الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں۔ جب ہم نماز کے اندر درود پڑھا کریں۔ نیز ص ۱ پر بھی اسی بات کا ذکر فرمایا تو معلوم ہوا کہ جب سوال اندر کا ہے تو جواب بھی اندر ہی پڑھنے کا ہے۔

حدیث ۲، اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۰ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت مستدرک حاکم کے حوالہ کے ساتھ ذکر کی جس کے الفاظ یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا اذ انت شہداً احدکم فی الصلوٰۃ فلیقل اللهم صل علی محمد و آلہ۔ ترجمہ: کہ جب تم میں کوئی نماز میں شہد یعنی کہ التحیات پڑھ چکے تو پڑھے اللهم صل علی محمد و آلہ۔ آخر تک، اور ابن جوزی نے فرمایا کہ اس حدیث کو امام بیہقی نے بھی ذکر فرمایا ہے۔ مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ باب صیغ الصلوٰۃ بعد التہجد اس پر تلخیص المستدرک صفحہ ۲۶۹ جلد ۱۔

نیز راوی یحییٰ بن سابق پر اعتراض کر کے خود ہی فرمایا کہ ابن حبان نے یحییٰ بن سابق کا ذکر کتاب الثقات میں کیا۔ بلکہ ص ۱۱۱ پر فرمایا۔ اس لفظ کی حفاظ کی ایک جماعت نے تصحیح کی ہے۔ ابن خزمیہ، ابن حبان، حاکم، دارقطنی بیہقی ان میں سے ہیں۔ اور ص ۲۰۴ پر فرمایا۔ یہ الفاظ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہیں (انتہی کلام) بہر حال اگر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہوں تو بھی مرفوع حکماً ہوں گے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنے ہوں گے۔ ورنہ صحابی کیسے زیادتی کر سکتا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حدیث ۳۰۲ اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۲ پر محمد بن ابراہیم تمیمی کے الفاظ اس طرح ذکر کیے۔ کَیْفَ نَصَلِّیْ عَلَیْكَ اِذَا جَلَسْنَا فِی صَلَاتِنَا۔ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہم نماز میں بیٹھیں تو کیسے درود پڑھیں اس پر ابن قیم نے بالکل قطعاً کوئی جرح قدح نہیں فرمائی۔ بلکہ اسی صفحہ پر اپنا فیصلہ تحریر فرما کر ہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔

ابن قیم جوزی کا فیصلہ ۱ یہ ظاہر ہے کہ سوال میں جس سلام کا ذکر ہے وہ نماز میں السَّلَامُ عَلَیْكَ ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پڑھنا ہے۔ پس مزور ہوا کہ درود بھی جس کا سوال میں سلام کے ساتھ ہی ذکر ہے نماز میں ہی ہو۔ نیز اسی کتاب کے ص ۲۱۰ پر ابن قیم نے لکھا اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ سلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو سکھایا تھا وہ نماز میں ہے یعنی سلام تشہد پس ہر دو امر، ہر دو تعلیم اور ہر دو محل کا مخزج ایک ہے جو واضح کرتا ہے کہ تشہد کی تعلیم بطور امر مراد ہے اور سلام کا ذکر اسی میں ہے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے درود کا سوال کیا تو وہ بھی سکھایا۔ اور اسے تسلیم کے ساتھ مشابہ کیا۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ جس صلوٰۃ و تسلیم کا ذکر حدیث میں ہے یہ دونوں وہی ہیں جو نماز میں ہیں۔ بیشک یہ واضح کرتا ہے کہ اگر یہ صلوٰۃ و تسلیم نماز سے خارج ہوتے اور نماز کے اندر مراد نہ ہوتے تب مزور ہر اک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوتے وقت السَّلَامُ عَلَیْكَ ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتا۔ حالانکہ بخوبی معلوم ہے کہ سلام کرنے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی کیفیت کی پابندی نہ تھی۔ (انتہی کلام)

حدیث ۴۰۱ مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۲۹۸ تلخیص المستدرک ص ۲۹۸

ابو مسعود عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ عِنْدَ لَا فَقَالَ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْكَ فَقَدْ عَرَفْنَا فَکَیْفَ

Click For More Books

نُصَاتِي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِي صَلَوَاتِنَا

ترجمہ: ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی آیا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ اور ہم بھی آپ کے پاس تھے۔ پس اس نے عرض کیا۔ لیکن آپ پر سلام عرض کرنا تو ہم پہچان چکے۔ پس جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوٰۃ پڑھیں تو کیسے پڑھیں؟ تو دیکھیں صحابی رضی اللہ عنہ نے سوال ہی نماز کے اندر پڑھنے کا کیا مذکر عام۔

حدیث کی تحقیق: امام حاکم فرماتے ہیں ہذا احادیث صحیح علی شرط مسلم ترجمہ: یہ حدیث صحیح ہے اور شرط مسلم پر ہے۔ ایسے ہی امام ذہبی نے تلخیص میں فرمایا۔ اس حدیث پر امام حاکم کا اپنا فیصلہ فرماتے ہیں۔ فَذَكَرَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر نمازوں میں درود پڑھنے کا ذکر اس حدیث میں فرمایا۔ یہی حدیث سنن کبریٰ بیہقی جلد ۷ ص ۱۳۷۔ اور جوہر نقی ص ۱۴۶ پر بھی ہے۔ بلکہ علامہ بیہقی نے اس کی سند ذکر کرتے ہوئے یہ لفظ بھی لکھے۔

عن ابن اسحاق قال حدثني محمد بن ابراهيم اذا المروء المسلم صلى على النبي صلى الله عليه وسلم في صلواته

۔ علامہ بیہقی فرماتے ہیں کہ ابن اسحاق نے فرمایا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی جبکہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی نماز میں درود شریف پڑھے

حدیث کی تحقیق: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ص ۱۴۷ پر اس حدیث کے اختتام پر لکھا قال ابو عبد الله هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ یعنی ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

امام بیہقی کا فیصلہ اسی حدیث کے آخر میں فرماتے ہیں بذكر الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة یعنی یہ حدیث حضور پر نمازوں میں درود پڑھنے کے متعلق ہے بلکہ اسی صفحہ پر یعنی ص ۱۴۶ ہی امام بیہقی حضرت کعب بن عجرہ سے حدیث ذکر کی۔ یعنی بخاری، مسلم، مشکوٰۃ والی حدیث کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے سلام عرض کرنا تو حان لیا۔ پس آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں تو جواب

Click For More Books

میں آپ نے درود ابراہیمی فرمایا، اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد بہت ہی فرماتے ہیں، اَمَّا قَوْلُهُ فِي الْحَدِيثِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نَسْلُمُ اِشَارَةً اِلَى السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ فَقَوْلُهُ فَكَيْفَ نَصَلِّي عَلَيْهِ اَيْضًا يَكُونُ الْمُرَادُ بِهِ فِي الْقَعُودِ لِلتَّشَهُّدِ . یعنی صحابی رضی اللہ عنہ کا حدیث میں فرمان کہ بیشک ہم نے جان لیا کہ ہم کیسے سلام پڑھیں یہ اشارہ ہے، قعود یعنی التحیات میں سلام پڑھنے کی طرف تو صحابی رضی اللہ عنہ کا فرمان پس ہم آپ کیسے صلوٰۃ پڑھیں بھی نماز ہی میں پڑھنے کی طرف اشارہ ہوگا، بلکہ اسی صفحہ پر حدیث ۷۷ جو کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ہے ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں وَفِي هَذَا اَيْضًا اِشَارَةٌ اِلَى مَا اِشَارَ اِلَيْهِ حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ يَعْنِي اِسْنِ حَدِيثٍ فِيهِ يَوْمَ اِشَارَهُ هُوَ جَوَازُ پہلی حدیث حضرت کعب بن عجرہ والی میں تھا، (یعنی یہ درود ابراہیمی کا بالخصوص فرمان صرف نماز میں ہے۔

صاحب انصاف کے لئے تو اس کے بعد کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا کہ درود ابراہیمی کی فضیلت صرف نماز میں ہے نہ کہ عام، لیکن مزید تسلی کے لئے آخر میں آپ حضرات کی جان سے پیاری کتاب تبلیغی نصاب کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔

۱۔ شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات، تبلیغی نصاب ص ۱۷ پر لکھا ہے اور حنیف کے نزدیک نماز میں اس کا پڑھنا اولیٰ ہے۔ اور آل پاک کا ذکر بھی ہونا ضروری ہے دلیل ۱: الصلوٰۃ والسلام ترجمہ جلالہ الامام ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۲ پر فرمایا، کیونکہ درود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آل دونوں کا درود میں ذکر کیا جائے۔ (انتہی کلام)

دلیل ۲: اس حدیث کی طرف ابن جوزی نے اشارہ کیا اس کو الہامیۃ شرح ہدایتہ النجومۃ پر ان الفاظ سے ذکر کیا، مَنْ ذَكَرَنِي وَلَمْ يَذْكُرْ آلِي فَقَدْ جَفَانِي یعنی جس نے میرا ذکر کیا، مگر میری آل کا نہ کیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا بلکہ درود ابراہیمی وغیرہ میں بھی آل کا ذکر ہے، جیسے وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ۔

Click For More Books

انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر تقریباً ہر روز میں ہے، رہا دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تو اس حدیث میں ذکر ہے جو اشرف علی صاحب نے نشر الطیب کے صفحہ ۲۰۲، اکیسویں نمبر ذکر کی، اس کے آخر میں ہے، وصل علی جمیع اخوانہ من النبیین والصالحین۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا ذکر

۱۔ اس حدیث کے آخر میں جب الصالحین میں تمام لوگ مذکور ہیں تو صحابہ کا ذکر بطریق اولیٰ بہتر۔

۲۔ نشر الطیب کے صفحہ ۹۹ حدیث نمبر ۱ کے الفاظ ہیں، وصل علی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات تو صحابہ کا ذکر یقیناً جائز بلکہ بہتر ہے۔

۳۔ امام حن بفری سے شفاء السقام کے ۲۴۹ پر نقل کیا، اللھم صل علی محمد و علی آلہ واصحابہ واولادہ و اھل بیتہ واتباعہ واشیاعہ وعلینا معھم اجمعین یا ارحم الراحمین

الحمد للہ اہل سنت والجماعت درود شریف میں جن جن چیزوں کا ذکر کرتے ہیں، تمام کی تمام دلائل سے ثابت ہوئیں، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی لفظ خاص نہیں، اور یہ بھی کہ ابراہیمی کی پابندی صرف نماز میں ہے اکثر دفعہ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ آخر تک سپیکری درود ہے یعنی جب سے سپیکر آئے یہ درود ایجاد ہوا، اور بعض منہجے تو اس کو فیصل آبادی درود بھی کہہ دیتے ہیں، لہذا راقم ضروری سمجھتا ہے کہ ذرا تفصیل سے عرض کر دوں کہ اس درود کو کس کس نے جائز کہا، اور کس کس نے پڑھا، تاکہ کہنے والوں کی بات کی حقیقت واضح ہو جائے، تو پہلے پڑھنے والوں کا ذکر کیا جاتا ہے، اور بعض میں مجوزین کا ذکر ہوگا۔

Click For More Books

۱۔ در منشور جلد ۴ ص ۱۳۹ ابن کثیر ۳۔ صفحہ ۵۔ حجة الله على العالمين ص ۳۴ بحوالہ ابن جریر ابن مردودیه۔ بہیقی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات کچھ لوگوں سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا۔ السّلامُ علیک یا اَوَّلَ السّلامِ علیک یا آخِرَ السّلامِ علیک یا حاشدِ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال فرمایا۔ تو جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا۔ یہ حضرت ابراہیمؑ، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے مانا کہ مکمل الصلوٰۃ والسلام آخر تک کا ذکر تو نہیں۔ مگر لفظ سلام، لفظ یا اور علیک کا ذکر تو انبیاء کرام کی زبانی ہو گیا۔ اور لفظ یا اور علیک ہی زیادہ باعث نزاع ہیں۔

۲۔ فائدہ ۱۔ اکثر لوگ کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو بھی حرام کہتے ہیں۔ حالانکہ یہاں حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ بھی کھڑے ہو کر ہی سلام عرض کر رہے ہیں اور اہم فتیحہ جس کے متعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ الانتباہ فی سلاسل اولیاء مترجم کے ص ۱۳۲ پر فرماتے ہیں کہ چودہ صدیوں کے تبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور اسی صفحہ پر فرمایا۔ سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب میں بارہویں دفعہ بیت اللہ شریف کی زیارت کو گیا، مسجد اقصیٰ میں پہنچا تو آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ درویش کی طرف تشریف لائے ہیں میں فوراً کھڑا ہو گیا اور آگے بڑھ کر سلام عرض کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آستین مبارک سے ایک جبرہ نکالا اور فرمایا۔ کہ یہ فتیحہ پکڑ۔ جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے پکڑ کر دیکھا تو یہی وظائف تھے۔

فدا انصاف سے غور فرمائیں کہ جو کلام چودہ صدیوں کے کلام کا خلاصہ ہوں اور پھر اس کو باہر رسالت سے قبولیت کا شرف بھی حاصل ہو جائے تو اس کلام کا کیا مقام ہوگا۔ شاہ صاحب تو فرماتے ہیں کہ چودہ صدیوں کی ولایت سے حصّہ پاسے گا۔ انتباہ ص ۱۴۲

Click For More Books

اور اس روایت کی صداقت میں بھی کیا شک کہ جس کا راوی شاہ ولی اللہ جیسا محدث
بلکہ اہل دیوبند کے نزدیک تیرہویں صدی کا مجدد ہو۔ اب دیکھیں اور جی بھر کر دیکھیں۔ انہی
مقبول وظائف کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفَىَّ اللَّهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ افْتَارَهُ اللَّهُ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ ارْسَلَهُ اللَّهُ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَزَّيْنَهُ اللَّهُ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَّفَهُ اللَّهُ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَرَّمَهُ اللَّهُ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَّمَهُ اللَّهُ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِينَ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۳۵ اس درود شریف کو مختلف صیغوں سے
لکھ کر فرمایا۔ کہ یہ درود شریف علماء میں بہت مشہور ہے اور اس کے بہت خواص
اور فائدے ہیں۔ بلکہ مسجد نبوی شریف میں باب صدیق اکبرؓ سے شمال کی طرف ایک

[Click For More Books](#)

بہت بڑے فریم شدہ کتبہ پر لکھا ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا من کرمہ اللہ
اور ایک اور پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا من عزہ اللہ۔ اور حضور کے قدموں کی طرف
ایک پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ دوسرے پر الصلوٰۃ
والسلام علیک یا حبیب اللہ ایک پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا
رحمۃ اللعالمین ایک پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا من شرفہ اللہ
اور ایک پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا من رفعہ اللہ لکھا ہے۔

خدا انصاف فرمائیں کہ یہ درود سپکری ہے یا بارگاہ رسالت کا حضوری۔
یہ فیصل آبادی ہے یا چودہ سو صدولیوں کی ولایت کی جان۔ بریلوی ساخت ہے
یا خاندان ولی اللہی کا وظیفہ اور حرز جاں ہے۔ اور لائپزوری ہے یا مدنی۔ کیا یہ
شرک و کفر ہے یا روح ایمان۔ علماء کے نزدیک منع ہے یا ان کی زبانوں پر جاری و رواں۔
آخر میں چند ایک حوالہ جات اس کے درود شریف ہونے اور جائز ہونے کے بارے
میں عرض کئے دیتا ہوں۔

۱۔ تبلیغی نصاب، فضائل درود شریف۔

تبلیغی جماعت کی مستند ترین کتاب میں مولوی محمد ذکر یا صاحب لکھتے ہیں ”اس
لئے بندہ کے خیال میں اگرچہ ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے
یعنی سبائے السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا نبی اللہ اسی طرح
آخر تک لفظ السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دیا جائے تو زیادہ اچھا ہے۔“
خود سوچیں کہ جب مدینہ طیبہ میں قبر انور کے پاس ایک چیز جائز ہے تو اور جگہ
کیوں منع۔ بالخصوص جب کہ مانعین کے نزدیک نہ وہاں سے سنتے ہیں اور نہ
یہاں سے۔

۲۔ شہاب ثاقب، ۶۵ پر حسین احمد مدنی لکھتے ہیں، چنانچہ
وہابیہ عرب کی زبان سے بارگاہِ ستا گیا ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
کو منع کرتے ہیں اور اہل عرب نے شہدائے فہم پر سخت نفرت اس نلدا اور خطاب پر

Click For More Books

کرتے ہیں۔ اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں۔ اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہم اے مقدس بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب و نداء کیوں نہ ہو مستحب و مستحسن جانتے اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں یہ ہیں جناب دیوبندی مکتبہ فکر کے مقتدر عالم جناب حسین احمد مدنی، آگے ملاحظہ فرمائیں

۲۔ فیوضِ قاسمیہ ص ۲۸ پر بانی دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی تحریر فرماتے ہیں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بہت مختصر درود شریف ہے۔

۳۔ دورِ حاضر کے ایک مشہور دیوبندی عالم ابو زاہد سرفراز صاحب لکھڑوی درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ طبع دوم نقوش پریس لاہور کے صفحہ ۷۷ پر لکھتے ہیں۔

میں اور میرے تمام اکابر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو بطور درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ بھی فی الجملہ اور مختصر طریقہ سے درود شریف کے الفاظ ہیں۔

آگے ان دونوں حضرات نے حاضر و ناظر سمجھ کر پڑھنے پر کلام کیا، اور کفر کہا چلو یہ ایک علیحدہ اختلاف رہا۔ الصلوٰۃ والسلام کا درود ہونا تو ثابت ہو گیا دیکھیں امداد المشتاق، مقالات شریفہ حصہ دوم ص ۹۵ پر حاجی امداد اللہ مہاجر، مکی کا ارشاد ص ۷۷ ذکر کرتے ہوئے اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے۔ لہ الخلق والامر۔ عالم امر مقید بجهت و طرف و قرب و بعد نہیں۔ پس اس کے جواز میں شک نہیں اس پر مولانا اشرف علی صاحب حاشیہ لکھتے ہیں۔

اقول یعنی جس کو اتصال معنوی مع الکشف نصیب ہو وہ اس قرب کے مکشوف ہونے پر بلا واسطہ خطاب کر سکتا ہے۔ ورنہ یوں سمجھ لے کہ ملائکہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پہنچادیں گے۔ البتہ اگر اس خطاب سے عوام میں مفسدہ ہو تو اس کا اظہار ممنوع ہوگا۔
لیجئے جناب مولوی اشرف علی صاحب نے تو صاحبان کشف کے لئے حاضر سمجھ کر خطاب
بھی جائز کیا ہے صرف اتنا کہا کہ عوام میں خلائی پیدا ہو۔ یعنی وہ نہ سمجھیں کہ فرشتے پہنچاتے ہیں
یا اللہ تعالیٰ خود مطلع فرما دیتا ہے تو پھر اس کا اظہار منع ہے۔

ان عبارات سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوئے۔ ۱۔ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنا
وہابیوں کا کام ہے۔ ۲۔ تمام دیوبندی اس کو جائز سمجھتے اور پڑھتے تھے مگر سب کے
نزدیک یہ درود شریف ہے۔ ۳۔ اہل کشف حاضر و ناظر سمجھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ۴۔
عوام کیلئے حاضر و ناظر سمجھ کر پڑھنا دیوبندیوں کے نزدیک منع ہے لیکن ان سب کے پیر کا
فیصلہ آ رہا ہے۔

آخر میں حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا فیصلہ سنیں۔ شاید کہ
توفیق حق نصیب ہو۔

حاجی صاحب فیصلہ ہفت میں فرماتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مخاطب
کو سننا مقصود ہو۔ تو اگر پکارنے والا باطنی صفائی سے اس ہستی کا بدو حافی مشاہدہ
کر رہا ہے جس کو پکار رہا ہے تو بھی جائز ہے۔ اور اگر مشاہدہ نہیں کر رہا۔ لیکن سمجھتا
ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو خبر پہنچ جائے گی اور وہ ذریعہ دلیل سے ثابت ہو تو بھی
جائز ہے۔ مثلاً یہ بات حدیث سے ثابت ہے کہ ملائکہ درود شریف کو حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اگر اس اعتقاد سے کوئی، الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ کہے تو مضائقہ نہیں۔

سنو! کہ ہم اہلسنت والجماعت عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو درود فرشتے بھی پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حضور کی توجہ پھر تراب ہے لہٰذا حضور
خود جواب فرماتے ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں حدیث سے ثابت ہیں۔ اول کہ تو خود حاجی صاحب
نہ ذکر کیا۔ اور اس میں اختلاف بھی نہیں۔
رہی دوسری صورت تو وہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھیں مشکوٰۃ ص ۸۶

Click For More Books

ابوداؤد جلد ۱ جلا الافہام ص ۲۳ بیہقی شریف مسند احمد پر فرمایا
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما من مسلم یسلم علی الأسرۃ اللہ علی روحی حتی یرد علیہ
السلام۔

فرمایا کوئی بھی مسلمان جب مجھ پر سلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح
کو متوجہ کر دیتا ہے تو میں خود جواب دیتا ہوں۔ تو ہمارا بڑھنا بزبانِ حاجی امداد اللہ
مہاجر مکی کلی طور پر جائز ہوا۔
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

المرتب:

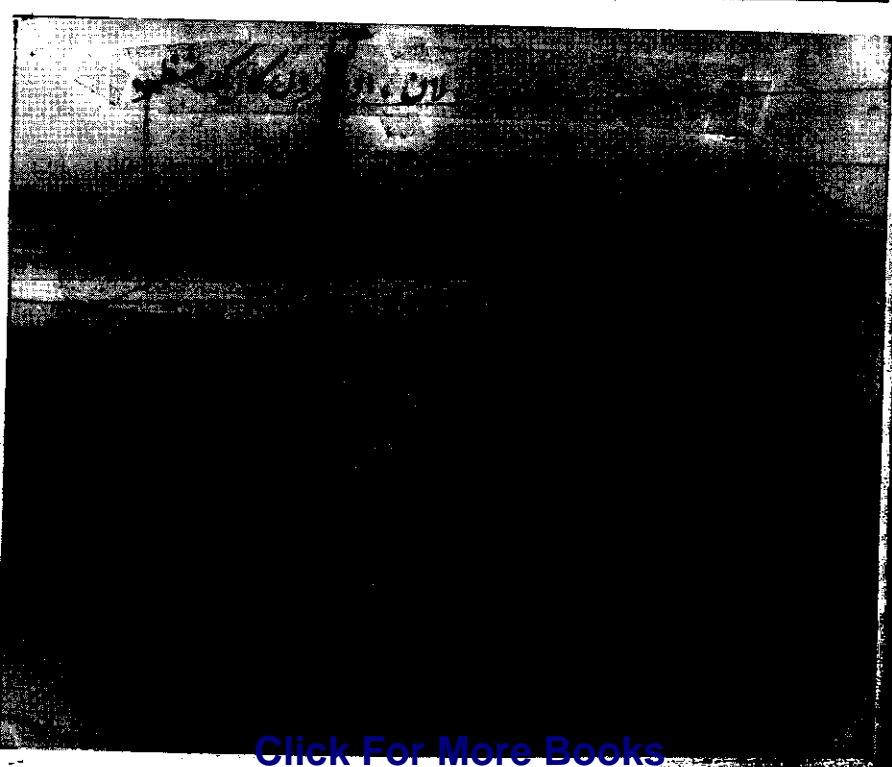
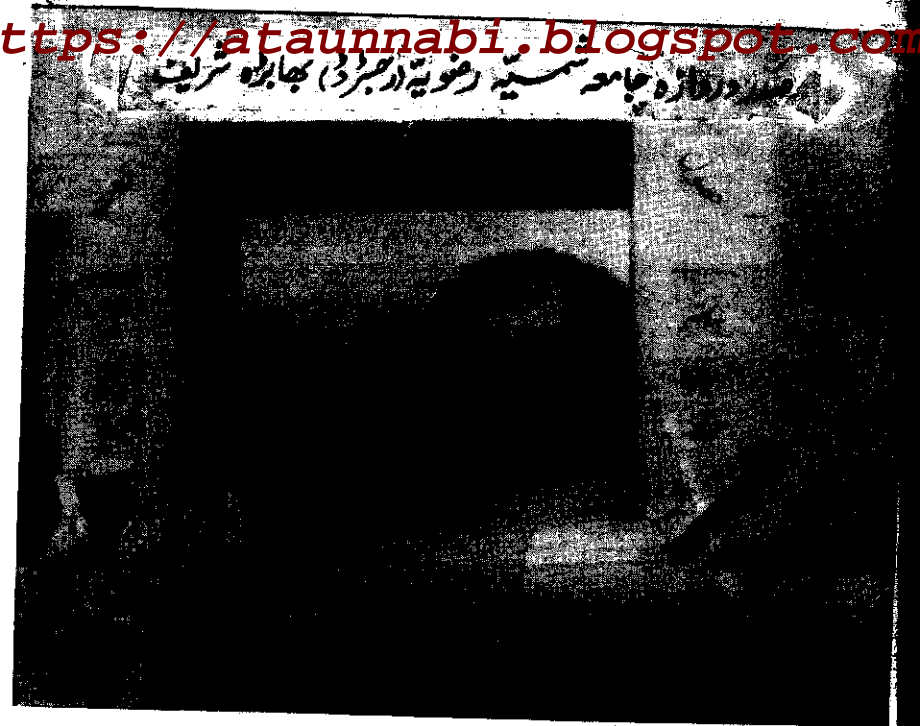
ابو الفضل اللہ دتہ غبارِ راہِ سیالوی

بجا بڑھ ضلع سرگودھا

رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ ۱۱ بجے شب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



Click For More Books